فیچر سروس

کپاس کی دیکھ بھال اور چنائی کے دوران احتیاطیں

تحریر: نجف عباس، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (میڈیا ریسرچ) نظامت زرعی اطلاعات پنجاب

پاکستان کپاس پیدا کرنے والے ممالک میں چوتھے نمبر پر آتا ہے اور ملکی مجموعی پیداوار کا قریباً 80 فیصد پنجاب میں پیدا ہوتا ہے۔ کپاس اور اس کی مصنوعات کے ذریعے ملک کو کثیر زرِمبادلہ بھی حاصل ہوتا ہے۔ کپاس کو ہماری ملکی معیشت میں اہم حیثیت حاصل ہے کیونکہ اس کا ہماری قومی GDP میں 1.5 فیصد اور معیاری زرعی مصنوعات کی تیاری میں 7 فیصد حصہ ہے۔ کپاس دنیا کی ایک اہم ترین ریشہ دار فصل بھی ہے۔اس سے لباس اور کپڑے کی دوسری مصنوعات تیار کی جاتی ہیں اور اس کے بنولے کا تیل بناسپتی گھی کی تیاری کے لئے بطور خام مال استعمال ہوتا ہے۔صوبہ پنجاب میں امسال 5.6 ملین ایکڑ پر کپاس کی کاشت کی گئی ہے۔ کپاس کی فصل کیلئے ماہ اگست اور ستمبر خاص طور پر نازک ہوتے ہیں کیونکہ کپاس کی فصل اس دوران پھل گڈی اور ٹینڈے بننے کے عمل سے گذر رہی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حبس اور نمی والی موسمی حالت کے پیش نظر اس پر ضرررساں کیڑوں خاص طور پر گلابی سنڈی، سفید مکھی، سبز تیلے اور لشکری سنڈیوں کے حملے کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں لہٰذا کپاس کی اچھی پیداوار کیلئے ان ضرررساں کیڑوں کا خاتمہ ضروری ہو جاتا ہے۔ کپاس کی اس سٹیج پر کاشتکار کپاس کی فصل میں جڑی بوٹیوں کی تلفی پر فوری توجہ دیں۔ جڑی بوٹی مار سپرے کیلئے فلیٹ فین نوزل استعمال کریں اور پانی کی مقدار 100 تا120 لٹر فی ایکڑ رکھیں اور ایسی زہریں جن سے فصل کے نقصان کا اندیشہ ہو تو شیلڈ لگا کر سپرے کریں۔ کپاس کی فصل میں آبپاشی ہمیشہ واٹر سکاؤٹنگ کے بعد کریں یعنی پانی کی کمی کی علامات اگر کھیت میں نظر آئیں تو آبپاشی کریں۔ان علامات میں پتوں کا نیلگوں ہونا، اوپر والی شاخوں کی درمیانی لمبائی میں کمی، سفید پھول کا چوٹی پر آنا، تنے کے اوپر والے حصے کا تیزی سے سرخ ہونا اور چوٹی کے پتوں کا کھردرا ہونا شامل ہے۔محکمہ زراعت پنجاب کے ترجمان نے مزید بتایا کہ اگست کے دوسرے پندھرواڑے علاقائی مناسبت اور موسمی حالات کی وجہ سے سفید مکھی، سبز تیلا، تھرپس اور ملی بگ کے حملے کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ اگر ان کیڑوں کا حملہ نقصان کی معاشی حد سے تجاوز کر جائے تو کاشتکار محکمہ زراعت کے مقامی عملے کے مشورے سے سپرے کریں۔ کپاس کی کاشت کے بعض علاقوں میں پتا مروڑ وائرس کا حملہ مشاہدے میں آیا ہے۔وائرس کے حملے کی صورت میں کپاس کے کاشتکار کھاد اور پانی کا استعمال جاری رکھیں تاکہ بیماری کے مضر اثرات کم ہو سکیں۔ کپاس کے کاشتکار گلابی سنڈی کی مانیٹرنگ کیلئے جنسی پھندے لگائیں اور اگر مدھانی نما پھول نظر آئے تو فوراً پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ لشکری سنڈی کا حملہ ٹکڑیوں کی صورت میں ہوتا ہے، اگر اس کا حملہ مشاہدہ میں آئے تو سپرے کرنے کی بجائے صرف متاثرہ حصوں پر کنٹرول کا بندوبست کریں۔ پتا مروڑ وائرس کی بیماری کے آغاز میں اگر کھادوں کا متوازن استعمال خاص طور پر پوٹاشیم کا متوازن استعمال کیا جائے تو وائرس کے اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ ملتان میں کیے گئے

تجربات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ پوٹاشیم نائٹریٹ(%46-18) 200 گرام،میگنیشم سلفیٹ(%10) 300 گرام،زنک سلفیٹ(%33) 200 گرام اور بوریکس(%8) 200 گرام فی لیٹر پانی میں حل کر کے 15 دن کے وقفے سے سپرے کریں۔یہ اجزاء ٹینڈوں کے بننے اور پتہ مروڑ وائرس کے اثرات کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔کپاس کی پتا مروڑ بیماری سفید مکھی کی وجہ سے پھیلتی ہے اوراس سے کپاس کی فصل بدرنگ ہوجاتی ہے اور فی ایکڑ پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے اس لئے کپاس کے کاشتکار محکمہ زراعت (توسیع یا پیسٹ وارننگ) کی فیلڈ فارمیشن سے رابطہ کر کے اس کے تدارک کا موثر انتظام کریں۔کپاس پر سپرے صبح یا شام کے وقت کریں اور اگر سپرے سے پہلے یا بعد میں بارش کا خطرہ موجود ہو تو سپرے سے اجتناب کریں۔کپاس کی چنائی پہلی چنائی صوبہ پنجاب کے بیشتر علاقوں میں شروع ہوچکی ہے۔کاشتکار کپاس کی چنائی صبح 9 بجے کے بعد شروع کریں جب شبنم کی اوس ختم ہوچکی ہو اور شام 4 بجے چنائی بند کر دینی چاہیے۔چنائی کیلئے استعمال ہونے والا کپڑا سوتی ہونا چاہیے اور چنی ہوئی کپاس کو صاف اور خشک سوتی کپڑے پر رکھا جائے۔اس کے علاوہ چنائی کرنے والوں کو چاہیے کہ اپنے سروں کو ڈھانپ کر رکھیں تا کہ پھٹی ہر قسم کی آلائشوں سے پاک رہے اور مارکیٹ میں اس کی بہتر قیمت مل سکے۔امسال سیکرٹری زراعت پنجاب واصف خورشید کی ہدایت پر کپاس کے اضلاع میں اضافی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر کپاس کی فصل کا معائنہ کر رہی ہیں اور کاشتکاروں کو راہنمائی فراہم کر رہی ہیں۔کپاس کے علاقوں میں ضرررساں کیڑوں کے خاتمے کیلئے بھرپور اقدامات کئے جارہے ہیں تا کہ زمینداروں کو اچھی کوالٹی کی پھٹی کا حصول ممکن ہو اور ان کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔حکومت پنجاب کاٹن انڈسٹری کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کے معاملے میں پرعزم ہے اور اس مقصد کیلئے ہر ممکن قدم اٹھایا جارہا ہے۔

☆☆☆☆